ایک اہم سوال کا جواب

مہدویات اور مسیحیات کے ضمن میں آپ نے جن جنگوں یا واقعات کا تذکرہ پڑھا، اس میں قدیم ہتھیاروں، قدیم ماحول اور قدیم اسبابِ جنگ کا تذکرہ ہے۔ کیا یہ علامتی زبان ہے یا حقیقی؟ گفتگو استعارے میں کی گئی ہے یا جدید دنیا واپس قدامت کی طرف لوٹ جائے گی۔ کوئی عالمی ایٹمی جنگ اسے واپس صدیاں پیچھے لے جائے گی۔ اگر ایسا ہے تو حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے دور سے پہلے ایک اور عالمی جنگ کیونکر ہوگی۔ تیسری جنگ عظیم تو انہی کے دور میں ہوئی ہے۔ الغرض یہ سوال بہت اہم ہے کہ آیا حضرت مہدی کے دور میں زمانہ دوبارہ اپنی قدیم روش پر آجائے گا یا یہ تمام سائنسی ایجادات آپ کے ظہور کے وقت موجود ہوں گی؟ چنانچہ اس سلسلے میں فقیہ العصر مفتی یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ سے ایک اہم سوال اور اس کا جواب نقل کیا جاتا ہے۔

سوال: روزنامہ جنگ میں آپ کا مضمون ''علاماتِ قیامت'' پڑھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ہر مسئلے کا حل اطمینان بخش طور پر اور قرآن وحدیث کے حوالے سے دیا کرتے ہیں۔ یہ مضمون بھی آپ کی علمیت اور تحقیق کا مظہر ہے...... لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ پورا مضمون پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفار اور عیسائیوں سے جو معرکے ہوں گے ان میں گھوڑوں، تلواروں، تیر کمان وغیرہ کا استعمال ہوگا۔ فوجیں قدیم زمانہ کی طرح میدانِ جنگ میں آمنے سامنے ہو کر لڑیں گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی قسطنطنیہ (Istanbul) سے نو گھڑ سواروں کو دجال کا پتا معلوم کرنے کے لیے شام بھیجیں گے۔ گویا اس زمانے میں ہوائی جہاز دستیاب نہ ہوں گے۔ پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ایک نیزے سے ہلاک کریں گے اور یاجوج ماجوج کی قوم بھی جب فساد برپا کرنے آئے گی تو اس کے پاس تیر کمان ہوں گے؟ یعنی وہ اسٹین گن (Stan gun)، رائفل (Rifle)، پسٹل (Pistol) اور تباہ خیز بموں (Explosive Bombs) کا زمانہ نہ ہوگا۔ زمین پر انسان کے وجود میں آنے کے بعد سے سائنس برابر ترقی ہی کر رہی ہے اور قیامت کے آنے تک تو اس میں قیامت خیز ترقی ہو چکی ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ کے حکم سے چند خاص آدمیوں کے ہمراہ یاجوج ماجوج کی قوم سے بچنے کے لیے کوہِ طور کے قلعہ میں پناہ گزیں ہوں گے یعنی دنیا کے باقی اربوں انسانوں کو جو سب مسلمان ہو چکے ہوں گے یاجوج ماجوج کے رحم وکرم پر چھوڑ جائیں گے۔ اتنے انسان تو ظاہر ہے اس قلعہ میں بھی نہیں سما سکتے۔ میں نے کسی کتاب میں یہ دُعا پڑھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دجال سے بچنے کے لیے مسلمانوں کو بتائی تھی۔ مجھے یاد نہیں رہی۔ مندرجہ بالا باتوں کی وضاحت کے علاوہ وہ دُعا بھی تحریر فرما دیں تو عنایت ہوگی۔

جواب: انسانی تمدن کے ڈھانچے بدلتے رہتے ہیں۔ آج ذرائع مواصلات (Communication system) اور آلاتِ جنگ (War weapons) کی جو ترقی یافتہ شکل ہمارے سامنے ہے، آج سے ڈیڑھ دو صدی پہلے اگر کوئی شخص اس کو بیان کرتا تو لوگوں کو اس پر ''جنون'' کا شبہ ہوتا۔ اب خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ سائنسی ترقی اسی رفتار سے آگے بڑھتی رہے گی یا خودکشی کر کے انسانی تمدن کو پھر تیر وکمان کی طرف لوٹا دے گی؟

ظاہر ہے کہ اگر یہ دوسری صورت پیش آئے جس کا خطرہ ہر وقت موجود ہے اور جس سے سائنس دان خود بھی لرزہ براندام ہیں تو ان احادیث طیبہ میں کوئی اشکال باقی نہیں رہ جاتا جن میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

ایک اہم سوال کا جواب

فتنہ دجال سے حفاظت کے لیے سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھنے کا حکم ہے۔ کم از کم اس کی پہلی اور پچھلی دس دس آیتیں تو ہر مسلمان کو پڑھتے رہنا چاہیے۔ ایک دُعا حدیث شریف میں یہ تلقین کی گئی ہے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ." (آپ کے مسائل اور ان کا حل: 1/ 268-269)

بعض اہلِ قلم حضرات نے حضرت مہدی کے معرکوں کے متعلق وارد ان سامانِ جنگ کی جدید تعبیرات بھی کی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جدید ایجادات کو بھی فتوحات میں استعمال فرمائیں گے۔ تاہم یہ محض اندازے ہی ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اَلْبَتَّه.

اللہ تعالیٰ اس عظیم فتنے اور اس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہونے والی ذیلی فتنوں کے جراثیم سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ ہمیں اور ہماری آل اولاد و متعلقین کو اس شیطانی فتنے کے خلاف برسرِ پیکار رحمانی افواج کے ہراول دستے میں شامل فرمائے۔ اس خواہش کو ہماری دلی آرزو اور قلبی تمنا میں تبدیل فرما دے تاکہ ہم اس راستے کی مشکلات کو ہنسی خوشی اور مردانہ وار جھیل کر مقربین کے زمرے میں شامل ہو جائیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔